36877 ـ كس عمر ميں بچے كا پيشاب دھويا جائيگا

سوال

دودھ پیتے بچے کا پیشاب کب دھویا جائیگا، اور کیا بچی اور بچے کا معاملہ مختلف ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

انسان كا پيشاب نجس اور پليد ہے اس سے طہارت و پاكيزگى اختيار كرنا واجب ہے چاہے وہ چھوٹا ہو يا بڑا، لڑكا ہو يا لڑكى، ليكن صرف اتنا ہے كہ جو بچہ ابھى كھانا نہ كھاتا ہو اس ميں تخفيف كى گئى ہے كہ اس كے پيشاب سے طہارت و پاكيزگى حاصل كرنے كے ليے اس پر پانى چھڑكايا جائيگا، اس كى دليل بخارى و مسلم كى درج ذيل حديث ہے:

ام قيس بنت محصن رضى اللہ عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ اپنے چھوٹے سے بچے كو جو ابھى كھانا نہيں كھاتا تھا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس لائيں تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے اپنى گود ميں بٹھايا اور اس بچے نے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كے كپڑوں پر پيشاب كر ديا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے پانى منگوا كر اس پر چھڑك ديا اور كپڑا نہيں دھويا "

صحيح بخارى حديث نمبر (223) صحيح مسلم حديث نمبر(287)

ترمذى اور ابن ماجہ ميں على بن ابى طالب رضى اللہ عنہ سے حديث مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دودھ پيتے بچے كے پيشاب كے متعلق فرمايا:

" بچے كے پيشاب پر چھينٹے مارے جائينگے، اور بچى كا پيشاب دھويا جائيگا "

سنن ترمذى حديث نمبر (610) سنن ابن ماجہ حديث نمبر(525).

قتادہ رحمہ اللہ كہتے ہيں: يہ اس وقت تك جب تك وہ دونوں كھانا نہ كھانے لگيں، اور جب وہ كھانا شروع كرديں تو ان كا پيشاب دھويا جائيگا.

علامہ البانى رحمہ اللہ نے اس حديث كو صحيح ترمذى ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور یہ حدیث بچے اور بچی کے پیشاب کے مابین فرق کی دلیل ہے، اس لیے بچے کے پیشاب پر صرف چھینٹے مارنے ہی کافی ہیں، اور بچی کا پیشاب دھونا ضروری ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

النضح یہ ہے کہ ملے بغیر ہی پانی بہا دیا جائے، یا پھر نچوڑ دیا جائے حتی کہ سارے پر پانی بہہ جائے...

اور اگر یہ کہا جائے کہ: کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے میں کیا حکمت ہے، اور اسے بچی کے پیشاب کی طرح دھویا کیوں نہیں جاتا ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

حکمت یہ ہے کہ یہ چیز سنت میں وارد ہے، اور حکمت کے اعتبار سے یہی کافی ہے، اسی لیے جب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا گیا کہ: حائضہ عورت روزہ کی قضاء کیوں کرتی ہے اور وہ نماز کی قضاء کیوں نہیں کرتی ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جواب دیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہمیں بھی حیض آتا تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا "

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 372).

اور رہا یہ مسئلہ کہ بچے کی کس عمر تك پیشاب پر چھینٹے مارے جائینگے اس کے متعلق قتادہ کا قول بیان کیا جا چکا ہے کہ: جب تك وہ کھانا نہ شروع کر دیں اسے چھینٹے مارینگے، اور جب کھانا شروع کردیں تو سب کا پیشاب دھویا جائیگا، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کھانے کی خواہش رکھتا اور اس سے غذا حاصل کرتا اور کھانا طلب کرنا شروع کردے، یہ مراد نہیں کہ جو چیز اس کے منہ میں ڈالی جائے وہ کھا جائے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بچہ کھانا شروع کردے اور کھانے کی خواہش اور کھانے چاہے اور اسے بطور غذا استعمال کرنا شروع کر دے تو چھینٹے مارنے کا حکم زائل ہو جائیگا " انتہی.

ماخوذ از: تحفۃ المودود باحکام المولود صفحہ نمبر (190).

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس سے مراد یہ نہیں کہ جو کچھ اس کے منہ میں رکھا جائے وہ اسے چوسنا شروع کردے، اور اسے نگل جائے، بلکہ مراد یہ ہے کہ جب وہ کھانے کی خواہش کرے اور کھانا پکڑ کر کھانا شروع کر دے اور اسے دیکھ کر طلب کرے اور اسے جھانکے، یا چیخنا شروع کردے یا اس کی طرف اشارہ کرے، تو اس پر کھانا کھانے کا اطلاق ہوگا " انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوي ابراہیم (2 / 95).

واللہ اعلم .